- سفیر کا کمیشن پر اجرت لینا
- حیلہ تملیک
- حیلہ تملیک کا مطلب
- مسجد کی زینت وارائش کا شرعی حکم
- سرمایہ دار محلّہ میں تملیک شدہ رقم
- مروجہ حیلہ تملیک کا متبادل
- حیلہ تملیک کے متبادل حیلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علماء کرام مسائل ذیل کے بارے میں کیافرماتے ہیں :

- ❖ مداراس ومساجدیامجاہدین کے سفراء کا چندہ کی رقم سے کھاناپینا،یااپنی فیصدی رقم اوریا تنخواہ وغیرہ لیناجائزہے ،یانہیں ؟
- ❖ صدقات واجبہ کی تملیک کے بعدہر جگہ استعمال کرنادرست ہے،یاتملیک کے بعد بھی ضرورت کے مواقع کودیکھناضروری ہے؟نیزہرمسجد کے لیے حیلہ تملیک کرناجائزہے۔(مثلا: وہ مسجد جس کی ضروریات پوری ہوں،صرف تزئین وغیرہ کے لیے رقم درکارہو،یاوہ مسجد جس کا اپنامحلّہ ،اپنی قوم ہواوران پر مسجد کی تعمیرلازم ہو)توایسی مساجد کے لیے صدقات واجبہ کی تملیک جائزہے ،یانہیں ؟

الجواب حامداومصليا

- ❖ سفیر طلباء کی طرف سے وکیل اورامین ہوگا۔
- ❖ سفیراور مہتمم طلباء اورزکوۃ دہندگان دونوں کی طرف سے وکیل ہوں گے،جمع شدہ رقم کی حیثیت بیت المال کی ہوگی۔

طلباء کی وکالت کرتے ہوئے زکوۃ دہندگان کی زکوۃ آداہوگی۔اگرچہ طلباء کو باقاعدہ نہ دیا جائے ،تب بھی مکمل قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے مالک کا اختیار سلب شمار ہوگا۔معطیین کے حق میں اہل مدرسہ بیت المال کے عمال کے مثل ہیں طلبہ اورآخذین کی طرف سے وکلاء ہیں ۔لہٰذانہ اس پرزکوۃ واجب ہوگی اورنہ ہی معطیین زکوۃ واپس لے سکتے ہیں۔ طلبہ نے مہتمم کے اہتمام وانتظام اور قوانین کو تسلیم کر کے داخلہ لیاہے،گویایوں کہ دیاہے کہ آپ میرے وکیل ہے۔

(تفصیل کے لیے فتاوی خلیلیہ :ص۳۱۹،بحوالہ فتاوی قاسمیہ :ج۱۱،ص۹۱)

(تفصیل کے لیے فتاویٰ محمودیہ۵۱۴/۹،بحوالہ فتاوی قاسمیہ :ج۱۱،ص۹۱)

(تفصیل کے لیے فتاوی خلیلیہ :ص۱۵۴،بحوالہ فتاویٰ بینات :ج۲،ص۶۷۹)

(حضرت سہارنپوریؒ ،فتاویٰ خلیلیہ)

(کذافی تذکرۃالرشید :ص۱۶۴،بحوالہ فتاوی قاسمیہ :۱۱/۱۹)

(تفصیل کے لیے فتاویٰ بینات :ج۲،ص۶۶۹)

سفیر کا کمیشن پر اجرت لینا:

کمیشن پر چندہ کرنا درست نہیں ہے:

* **اجرت من العمل:** اپنے نفس کے عمل پر اجرت لینا (قفیز الطحان کی طرح) درست نہیں ہے۔
* **عجز عن العمل:** یعنی جب تک دوسرا چندہ نہ دے گا، یہ خود حصول کرنے پر قادر نہیں ہے۔
* **جہالۃ الرقم:** کل چندہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اجرت فاسدہ ہے۔

(تفصیل کے لیے مسائل رفعت قاسمی: مسائل زکوۃ:)

(تفصیل کے لیے فتاوی مفتی محمود: ص۳۵۱، کتاب الزکوۃ)

(تفصیل کے لیے جامع الفتاوی: ج۶، ص۴۱۰)

"إذا وقع عقد الإجارة صحيحا على مدة أو مسافة وجب تسليم ما وقع عليه العقد دائما مدة الإجارة. كذا في المحيط.وتسليم المعقود عليه في الإجارة هو التمكين من الانتفاع به وذلك بتسليم المحل إليه بحيث لا مانع من الانتفاع به......"

(الفتاوی الهندية:الباب الثانی عشرفی صفةتسلیم الاجاره:ج۴)

(کذافی فتاوی محمودیہ:ج۱٦ ،باب اجرۃ الدلال والسمسار)

- تنخواہ مقرر کی جائے۔اگر یوں کہا جائے: ایک لاکھ چندہ کیا، تو تنخواہ سے علاوہ ایک ہزار مزید رقم ملے گی، تو بھی حرج نہیں ہے۔

(تفصیل کے لیے فتاویٰ محمودیہ: ماخوذ از جامع الفتاویٰ، مذکورہ بالا حوالہ)

کھانے وغیرہ کی ضرورت ہو، ذاتی رقم ساتھ نہ ہو، کسی سے قرض لے، یا غیر واجب التملیک رقم سے اپنی ضرورت پوری کرے، اس صورت میں مہتمم سے باقاعدہ اجازت ضروری ہے۔ مہتمم سفیر کو اپنی طرف سے وکیل بالتصرف (امدادی فنڈ میں) بنا سکتا ہے، یا استقراض (کسی اور سے قرض لینا) کی اجازت دیدے اور یا ایڈوانس تنخواہ (عمل سے پہلے اجرت) دیدے۔

(تفصیل کے لیے: فتاوی قاسمیہ: ۲۰۹/۱۱)

مہتمم مدرسہ چندہ کی معیار کو بہتر بنانے کے لیے سفیر کی تنخواہ مقرر کرنے ساتھ، زیادہ محنت پر کچھ انعام امدادی فنڈ سے دیدے، زکوۃ کی رقم سے نہ دے۔

(تفصیل کے لیے فتاویٰ نوازل: ج۱۴، ص۱۶۴)

(کذافی فتاویٰ محمودیہ: ج۴،ص۴۷۴)

(ھکذافی فتاویٰ احیاء العلوم: ج۱،ص۳۳۴، بحوالہ نوازل: ج۱۴،ص۱۶۴)

(تفصیل کے لیے خیر الفتاویٰ: احکام المدارس،ج۶)

(کذافی احسن الفتاوی: ج۷،ص۲۷۷، بحوالہ خیر الفتاویٰ: احکام المدارس،ج۶)

حیلہ تملیک:

مقصود حق کی رضا ہو، تو حیلہ باعث ثواب ہے۔ دور حاضر میں ایک طرف زن ،زر کی محبت ہے، لوگوں نے مدارس ومساجد پس پشت ڈال رکھے ہیں، مال کی محبت نے لوگوں کو کار خیر سے کوسوں دور کر دیا ہے، عطیات اور صدقات نافلہ سے ان شعائر کو باقی رکھنا اب جوئے شیر لانے کے مترادف ہو گیا ہے۔ اس لیے علماء نے اس مجبوری کے پیش نظر حیلہ کو مستحسن اور اچھا قرار دیا ہے۔

چنانچہ فتاوی تاتارخانیہ میں رقمطراز ہے:

"کل حیلۃ یحتال بھاالرجل لیتخلص بھا عن حرام ،أویتوصل بھاالی حلال فھی حسنۃ..."

(۱۰/۳۱۱ ،بحوالہ فتاوی قاسمیہ: ۱۱/۱۳۴)

(کذافی المحیط البرھانی،کتاب الحیل ،الفصل الاول :جوازالحیل وعدمھا: ۲۱/۶۷)

حیلہ تملیک کی اجازت کہاں تک؟

حیلہ تملیک ہر دینی کام کے لیے جائز نہیں ،بلکہ ایسا دینی کام جس کے بغیر اسلامی معاشرہ خطرہ میں پڑ سکتا ہو اور زکوۃ کا پیسہ اس میں خرچ کیے بغیر چلنا ممکن نہ ہو، تب حیلہ تملیک کر کے اس میں رقم صرف کرنے کی گنجائش ہے۔

لیکن یاد رہے: رقم صرف کرنے کی گنجائش تین شرطوں کے ساتھ ہے: ۱۔۔ضرورت فوری (فی الفور) ہو، منتظرنہ ہو۔ ۲۔۔۔ موجودہ کے دفع کرنے کا کوئی دوسرا وسیلہ نہ ہو۔ ۳۔۔۔ضرورت بھی ضرورت کی حد تک ہو۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ: ۲۸/۱۹۴)

"لیس من أخلاق المؤمنین الفرار من أحکام اللہ بالحیل الموصلۃ الی ایصال الحق...."

(عمدۃ القاری: ۲۳/۱۰۹)

(بحوالہ فتاویٰ قاسمیہ: ۱۰/۵۲۶)

یاد رہے: صدقات نافلہ بھی مدرسہ میں جمع ہونے کے بعد مدرسہ کی ملک ہو جاتی ہے۔ اس کو بھی مدرسہ کے قواعد کے مطابق صرف کیا جائے۔

(امدادالاحکام: ۲/۹۱)

حیلہ تملیک کا مطلب:

غیر مصارف زکوٰۃ کو زکوٰۃ کی رقم دینا، چونکہ فرض کی محل میں تبدیلی محض ضرورت کی بنا پر کی جاتی ہے، لہٰذا تملیک کے بعد بھی وہاں رقم خرچ کی جائے، جہاں ضرورت ہو۔

(مثلا: مدارس ومساجد کی تعمیر اور اساتذہ کی تنخواہیں وغیرہ)

"والحيلة لمن أراد ذلك أن يتصدق بمقدار زكاته على فقير، ثم يأمره بعد ذلك بالصرف إلى هذه الوجوه، فيكون لصاحب المال ثواب الصدقة، ولذلك الفقير ثواب هذه القُرَب...."

(المحيط البرهانی:جلد ۳،ص:۴۹۳)

"وَقَدْ بَيَّنَّاهُ مِنْ قَبْلُ وَالْحِيلَةُ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفَقِيرِ ثُمَّ يَأْمُرَهُ أَنْ يَفْعَلَ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ فَيَحْصُلَ لَهُ ثَوَابُ الصَّدَقَةِ وَيَحْصُلَ لِلْفَقِيرِ ثَوَابُ هَذِهِ الْقُرَبِ...."

(تبيين الحقائق:باب المصرف:ج ۱،ص ۳۰۱)

"ذهب الفقهاء إلى أنه لا يجوز دفع الزكاة إلى أصله وإن علا ولا إلى فرعه وإن سفل وإن كانا معسرين والحيلة عند الحنفية في جواز ذلك مع الكراهة أن يتصدق بها على الفقير ثم يصرفها الفقير إليهما...."

(الموسوعة الفقهية:فی مصرف الزكاة،جلد ۳٦)

واضح رہے: دینی شعائر کی بقا کے لیے یہ حیلہ کیاجاتاہے، اس کو فقہاء نے ایک پسندیدہ عمل کہاہے۔

مسجد کی زیب وزینت اور آرائش:

حیلہ چونکہ ضرورت کی بناپر کیاجاتاہے، اس لیے تملیک شدہ رقم سے مسجد کا نقش ونگار درست نہیں اور نہ ہی کوئی غیر ضروری کام میں صرف کرنا جائز ہے، جس کی ضرورت شدیدہ نہ ہو۔

علم فقہ کے دو مشہور ضابطے:

الضرورات تبيح المحظورات۔

ماابيح للضرورة يقدربقدرها۔

(تفصیل کےلیے الاشباہ والنظائر)

مسجد کی نقش ونگار میں وقف کا مال لگانے سے متولی ضامن ہوگا۔

(جامع الفتاویٰ: ج۹، ص۸۷)

اپنامال لگانا بھی صرف جائز ہے مسنون یا مستحب نہیں ہے۔ مساکین پر صرف کرنا زیادہ بہتر ہے۔

تفصیل کے لیے: (احسن الفتاویٰ: ج٦، ص۴۵۹، بحوالہ جامع الفتاویٰ: ج۹، ص۸۷)

حیلہ سے تملیک شدہ رقم کا مسجد کی زینت کے لیے درست نہیں ہے۔

(تفصیل کے لیے فتاویٰ محمودیہ: ج۱۵، ص۲۵۶)

(کذافی فتاویٰ نوازل: ج۱۳)

"لا بأس بنقش المسجد بالجص والساج وماء الذهب، والصرف إلى الفقراء أفضل، كذا في السراجية. وعليه الفتوى، كذا في المضمرات. وهكذا في المحيط."

(الفتاویٰ الهندیہ:الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ:ج۴،ص۳۱۹)

"ولا بأس بنقش المسجد بالجص والساج وماء الذهب لأن تزيين المسجد من باب تعظيمه لكن مع هذا تركه أفضل لأن صرف المال إلى الفقراء أولى وإليه أشار عمر بن عبد العزيز - رضي الله عنهما - حين رأى مالا ينقل إلى المسجد الحرام فقال المساكين أحوج من الأسا طين وكان لمسجد رسول الله - صلى الله عليه وسلم - جريد النخل وهذا إذا نقش من مال نفسه فأما من مال المسجد فلا ينبغي أن يفعل ولو فعل القيم من مال المسجد قيل إنه يضمن."

(بدائع الصنائع:کتاب الاستحسان:ج۵،ص۱۲۷)

تاہم اگر مسجد کی آمدنی زیادہ ہو،اس کی ضیاع کا اشد خطرہ ہو،تو مسجد کی زیبائش اور خوبصورتی میں صرف کرنا درست ہے۔

قال فی "البحر الرائق":

"فان اجتمعت أموال المساجد ،وخاف الضياع بطمع الظلمۃ فيها،لابأس بہ حينئذ۔۔"

(کتاب الصلوٰۃ :باب مایفسدالصلوٰۃ ومایکرہ)

(تفصیل کے لیے:فتاویٰ محمودیہ:۲۵۸/۱۵)

<u>سرمایہ دار محلّہ میں تملیک شدہ رقم:</u>

اسی طرح کسی محلّہ میں مال دار لوگ ہو،وہ اپنی ذاتی رقم سے مسجد کی تعمیر کرے،تملیک شدہ رقم کو تعمیر میں استعمال نہ کریں۔اگر وہ دینے پر راضی نہ ہو،تودیگرذرائع سے عطیات وصول کرکے تعمیرپرخرچ کرے،بصورت دیگر(تعمیر کی کوئی صورت عطیات ونفلی صدقات کی شکل میں ممکن نہ ہو) حیلہ تملیک کی رقم صرف کرے۔

(تفصیل کے لیے زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: ص۴۴۲)

واضح رہے: اہل محلّہ پر مسجد بنانا فرض کفایہ ہے،اگر مسجد نہ بنائی گئی،تو تمام اہل محلّہ گناہ میں برابر شریک ہوں گے۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ: ۳۷/۱۹۵)

(کذافی زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: ص۴۴۲)

مروجہ حیلہ تملیک کا متبادل:

- فیس اورزکوۃ کے علاوہ دیگر آمدنی سے مدرسہ چلایا جائے، اگرچہ کم پیمانہ پر مدارس کیوں نہ ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ)
- مدرسہ کی سالانہ آمدن کا اندازہ لگالیں ،اسی کے بقدر طلباء پر فیس مقرر کی جائے۔اورزکوۃ کی رقوم اسی کے مطابق صرف کریں۔یادرہے: حضرت تھانویؒ کو یہی رائے پسند ہے۔(فتاوی قاسمیہ: ۱۱/۱۴۸)

مروجہ حیلہ تملیک کے متبادل دیگر حیلے:

- کسی غریب سے کہاجائے: توقرض (مثلا: دس لاکھ) لے کرمدرسہ کو عطیہ دیں اورزکوۃ کی رقم اسے دی جائے۔
- زکوۃ کی رقم کسی فقیر کودیاجائے،اس کو مدرسہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی جائے۔
- داخلہ فارم پر طلبااس جملہ کے تحت دستخط کرے: کہ میں منتظمین مدرسہ کواپنی طرف سے زکوۃ دہندگان کا وکیل بالقبض بناکر پھرانہیں ہر قسم کے مصرف میں خرچ کرنے کے لیے عطیہ دیتاہوں۔

سید کلیم اللہ

واللہ اعلم بالصواب۔